حضرت امام محمد بخاری رحمہ اللہ

اقبال احمد صدیقی (کراچی)

امام محمد بخاری رحمہ اللہ وسط ایشیا کے تاریخی شہر بخارا میں ۱۳ شوال ۱۹۴ ھ میں یا ایک دوسرے ثقہ حوالے کے مطابق یکم شوال ۲۵۶ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بخارا، سوویت یونین میں جمہوریہ اشتراکیہ ازبکستان کا ایک معروف شہر رہا ہے۔ اس شہر نے بڑے عروج وزوال دیکھے اور آخر وہ زمانہ آ گیا کہ روسی ماوراء النہر میں اپنے قدم جمانے لگے۔ انہوں نے بخارا کے حکمرانوں پر فوجی دباؤ بڑھانا شروع کر دیا تو حاکم بخارا نے کئی بار کی طاقت آزمائی کے بعد روسیوں کی اطاعت قبول کرلی۔

سمرقند، بخارا اور تاشقند ایسے نام ہیں جو اسلامی تاریخ سے خصوصاً ان علماء، مشائخ اور ائمہ کے حوالے سے کبھی محو نہیں ہوسکتے۔ جو آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں۔

حضرت امام محمد بخاریؒ کا آبائی وطن بخارا سب سے زیادہ انہی کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ کا پورا نام ابو عبداللہ بن اسمٰعیل بن ابراہیم تھا۔ امام حدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری کے والد بزرگوار کا یہ حوالہ قابل ذکر ہے کہ وہ خود حدیث کے ثقہ اور معتبر راویوں میں سے تھے۔ کمسنی میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ عابدہ وزاہدہ والدہ نے بڑی شفقت سے پرورش کی۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملے میں نہایت فرض شناس تھیں۔ لیکن امام محمد بچپن میں ہی بینائی سے محروم ہو گئے۔ ان کی والدہ صاحبہ نے مغموم رہنے کے بجائے گریہ وزاری سے بارگاہ الٰہی میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ قادر مطلق نے اپنے کرم خاص سے ان کی بینائی بحال کردی۔ حصول علم کا شوق انہیں پہلے ہی بہت تھا۔ چشم بینا کی نعمت نے موقع فراہم کر دیا۔ جب کہ ذہانت بھی فراواں تھی اور قوت حافظہ بھی بے مثال تھی۔ گویا مشیت ایزدی کسی بڑے کام کو ان کی ذات سے وابستہ کر چکی تھی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم بخارا کے جلیل القدر اساتذہ محمد بن سلام بیکندی، محمد یوسف بیکندی، عبداللہ بن عمر مسندی اور ابراہیم بن الاشعث سے حاصل کی۔ ۱۶ برس کی عمر میں عبداللہ بن مبارک اور وکیل ابن الجراح کی کتابوں کو حفظ کیا۔ اس سے قبل صرف گیارہ برس کی عمر میں اپنی حیرت انگیز یاداشت کی بنا پر انھوں نے علامہ داخلی جیسے نامور عالم اور محدث کو ایک سند درست کرنے کا مشورہ دیا۔ ان کا انداز غیر مؤدبانہ نہیں تھا۔ یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ان ہی سے منسوب ہے کہ وہ طالب علمی کے زمانے میں ۱۶ روز بغداد میں رہے اور اس مختصر عرصے میں انھوں نے پندرہ ہزار سے زائد احادیث حفظ کرلیں۔

علامہ ابن حجر جو شافعی مسلک کے مستند فقیہہ، محدث اور مؤرخ مانے جاتے ہیں اور "فتح الباری فی شرح البخاری" ان کی معرکہ آراء کتاب ہے نیز ۴۰ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں، وہ کہا کرتے تھے کہ

امام بخاری فقہ و حدیث میں دنیا کے امام ہیں۔ وہ مجتہد کے مقام پر فائز ہیں۔ دوسرے سے حدیث لینے میں حد درجہ احتیاط برتتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے زبردست قوت حافظہ سے نوازا ہے اور جذبۂ تحقیق ان میں بدرجہ کمال ہے۔

احادیث کا ایک مجموعہ جو امام محمد بن اسمٰعیل البخاری کی تالیف سے اس کتاب کا نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "وسننہ وایامہ" ہے، اسے "جامع" یا "الجامع" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مسائل کی احادیث مثلاً عقائد، احکام، آداب، تفسیر، تاریخ، سیر، شمائل، فتن، علامات، قیامت، مناقب، مثالب درج ہیں۔ امام بخاری نے جب اپنے سے پہلے محدثین کے مجموعوں کو دیکھا تو انہوں نے محسوس کیا کہ عام آدمی کے لئے ان سے استفادہ کرنا بڑا مشکل ہے۔ انہی دنوں امام بخاری نے ایک خواب بھی دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھل رہے ہیں۔ علماء نے اس کی تعبیر یہ کی کہ امام بخاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب غلط روایات کو دور فرمائیں گے۔ امام بخاری نے حصول علم کے سلسلے میں شام، مصر اور جزیرہ کا دو مرتبہ اور بصرہ کا چار مرتبہ سفر کیا۔ کوفہ اور بغداد میں آمد و رفت رہی۔ آپ کے پاس چھے لاکھ احادیث کا ذخیرہ ہو گیا جو زبانی یاد تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے تذکرے میں لکھا ہے کہ ایک روز امام بخاری اپنے استاد اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہاں احادیث کے ایک عام فہم انتخاب کو مرتب کرنے کا ذکر خصوصیت سے ہوا۔ امام بخاری کو استاد کا یہ مشورہ نہایت برمحل نظر آیا چنانچہ انہوں نے اپنی تالیف شروع کر دی۔

امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو کعبے میں بیٹھ کر مرتب کیا۔ ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا، پھر استخارہ کرتا اور جب یقین آ جاتا تو جامع الصحیح میں درج کر لیتا۔ جب احادیث کو مضمون کے مطابق ترتیب دینے کا وقت آیا تو مسجد نبوی مدینہ منورہ جا کر روضہ رسول اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیانی جگہ بیٹھ کر اس کام کو سرانجام دیا۔

امام بخاری کی انتھک محنت اور حسن نیت کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کی زندگی میں ہی اسے ۹۰ ہزار اشخاص نے امام بخاری سے بلاواسطہ سنا، یعنی روبرو سماعت کی۔ تصانیف کی تعداد نہایت کثیر ہے۔

امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم نے ۶۲ برس کی عمر میں روسی ترکستان میں وفات پائی۔

صحاح ستہ میں بخاری شریف کا پہلا نمبر ہے۔ تیسری صدی ہجری سے اب تک بخاری شریف کی شروح اور حواشی کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہو چکی ہے۔ وہ اما الحدیث بھی تھے اور محقق حافظ الحدیث بھی تھے۔